تاہم دونوں کی نشوونما الگ الگ ہوئی۔ اور ایک پر دوسری کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ یہ کتاب تاریخ، تحقیق اور ادب کا نہایت حسین امتزاج ہے اور ہر لحاظ سے مطالعہ کے قابل ہے۔ **ادارۂ مطبوعاتِ سلیمانی** مبارک باد کا مستحق ہے کہ اس نے اس گرانقدر کتاب کا جدید ایڈیشن اس کے شایانِ شان انداز میں شائع کیا ہے۔ دس روپے قیمت بالکل واجبی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ کوئی کتب خانہ اور علمی ذوق رکھنے والا گھرانا اس کتاب سے خالی نہیں رہے گا۔

شعر و ادب — **عبدالرحمان عاجز**

دنیا جسے کہتے ہیں یہ اک مارِ حسیں ہے

اس چیز کی خواہش جو مقدر میں نہیں ہے
دراصل یہ تعذیب ہے اور سخت تریں ہے

جب کتبِ تقدیر پہ ایماں بہ یقیں ہے
پھر کس لیے دنیا کے مصائب پہ حزیں ہے

ہر شے میں جھلکتا ہے ترا چہرۂ روشن
پھر بھی یہی کہتے ہیں کہ تو پردہ نشیں ہے

ہر غنچۂ رنگیں ہے ترے حسن کا مظہر
ہر ذرۂ خاکی ترے جلووں کا امیں ہے

ملتی ہے یہیں سے مرے اختر کو بلندی
خم در پہ ترے میری عقیدت کی جبیں ہے

ہے جس پہ عمل راحت و عظمت کی ضمانت
ادیانِ زمانہ میں وہ اسلام ہی دیں ہے

چلتا تھا زمیں پر جو کبھی ناز و ادا سے!
کس حالِ دگرگوں میں وہ اب زیرِ زمیں ہے

اس عمر کے دو ساتھی ہیں راحت بھی الم بھی
گلشن میں جہاں پھول ہے کانٹا بھی وہیں ہے

ہشیار و خبردار سنبھل کر اسے چھونا!
دنیا جسے کہتے ہیں یہ اک مارِ حسیں ہے

تھی چاروں طرف دھوم کبھی جن کی جہاں میں
ان میں سے کوئی آج مکاں ہے نہ مکیں ہے

ہوتے ہیں زن و مرد جہاں اجنبی دونوں
سمجھو کہ وہاں تیسرا شیطانِ لعیں ہے

کم خوری و کم خوابی و کم گوئی یہ اوصاف
جس میں ہوں وہ انسان نہایت ہی حسیں ہے

تو راہِ مدینہ کی صعوبت سے نہ گھبرا!!
یہ راہ حقیقت میں رہِ خلدِ بریں ہے

تو جادۂ عصیاں پہ کبھی پاؤں نہ رکھنا
ہر ایک قدم اس کا ہلاکت کے قریں ہے

اس عمر کو غفلت میں وہ ضائع نہیں کرتا
عاجزؔ جسے احوالِ قیامت پہ یقیں ہے